قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 17 نومبر 2021ء | 11 ربیع الثانی 1443 ہجری قمری | 17 نبوت 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:273

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ

(البقرۃ: 283)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔

فرمان خلیفہ وقت

’’ہماری تمدنی اور معاشرتی زندگی کا ایک اہم حصہ آپس کا لین دین کا معاملہ ہے۔ انسان کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ لیکن یہی لین دین جب قرض کی صورت میں ہو تو بے انتہاء معاشرتی مسائل پیدا کر دیتا ہے۔ بھائیوں بھائیوں کی رنجشیں ہو جاتی ہیں، دوستوں کے آپس میں لڑائی جھگڑے ہو جاتے ہیں اور جب بڑے پیمانے پر کاروباری اداروں اور بنکوں سے قرض لئے جاتے ہیں تو بعض دفعہ سب کچھ لٹنے اور ذلت و رسوائی تک نوبت آ جاتی ہے۔

تو ایک مومن کو، ایسے شخص کو جو خدا تعالیٰ کا عبد کہلانے کا دعویٰ رکھتا ہے، معاشرے کی اس برائی سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور پھر طریق بھی فرمادیا کہ کس طرح لڑائی جھگڑوں اور ذلت و رسوائی کی باتوں سے بچا جا سکتا ہے، اسلام نے قرض دینے والوں کو بھی بتادیا کہ کس طرح قرض دینے کے بعد واپس لینے کا تقاضا کرنا ہے اور لینے والوں کو بھی بتادیا کہ تم نے کس طرح حسن ادائیگی کی طرف توجہ دیتے ہوئے معاشرے میں اپنا مقام پیدا کرنا ہے یا اپنا مقام بلند کرنا ہے۔ قرآن کریم نے اتنی گہرائی میں جا کر انسانی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے لین دین جو قرض کی صورت میں ہو اس کا حساب رکھنے کا طریق سکھایا ہے کہ اگر نیت نیک ہو تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ فریقین کو کسی بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو، اب یہ دیکھیں کتنا خوبصورت حکم ہے، بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بڑا اعتبار ہے، کیا ضرورت ہے لکھنے کی، ہم تو بھائی بھائی کی طرح ہیں۔ لکھنے کا مطلب تو یہ ہے کہ بے اعتباری ہے اس طرح سے تو ہمارے اندر دُوری پیدا ہو گی اور ہمارے اندر رنجشیں بڑھیں گی۔ اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہوں گے۔ تو یاد رکھیں کہ اگر تعلقات خراب ہوتے ہیں اور اگر تعلقات خراب ہوں گے تو تب ہوں گے جب قرآن کریم کے حکم کی خلاف ورزی کریں گے نہ کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 13 اگست 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- تحفۂ نعت بحضور سرور کائنات ﷺ (منظوم)
- احکام خداوندی
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ
- تلاوت قرآن کریم سے متعلق خلفائے احمدیت کی تڑپ

فرمانِ رسول ﷺ

قرض کی ادائیگی میں مہلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے تقاضا کیا اور شدت سے کام لیا، سختی سے بات کی تو صحابہؓ نے اس کو مارنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو صاحب حق ہے۔ اس کو کہنے کا حق ہے پھر فرمایا اس کے اونٹ کی مانند اس کو اونٹ دے دو تو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اس کو وہی دے دو، تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین انداز اپناتا ہے۔

(بخاری، کتاب الوکالۃ باب الوکالۃ فی قضاء الدیون)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو جنت میں داخل کیا جو خریدتے وقت اور بیچتے وقت قرض دیتے وقت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت آسانی پیدا کرتا تھا۔

(سنن نسائی، کتاب البیوع باب حسن المعاملۃ والرفق فی المطالبۃ)

’’جس شخص نے تنگدست مقروض کو قرضہ کی ادائیگی میں مہلت دی یا معاف کر دیا تو قیامت کے دن جب اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائے گا۔

(ترمذی، کتاب البیوع ما جاء فی انظار المعسر والرفق بہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

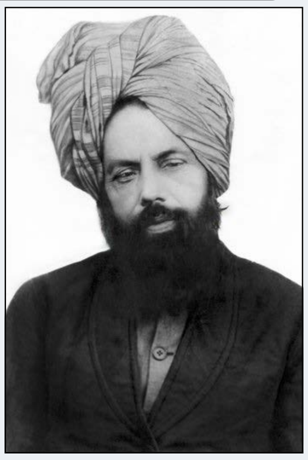

شرع میں سود کی تعریف

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ بھی سود میں داخل نہیں ہے، وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ (نہ) دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہئے کہ اپنی خواہش نہ ہو خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملے وہ سود میں داخل نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 166-167 ایڈیشن 1988ء)

دربارِ خلافت

قوم کے خادم بنیں گے تو پھر بزرگی اور سرداری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:

پس عہدیداران کے لئے بھی بڑے خوف کا مقام ہے۔ جماعت کے عہدے دنیاوی مقاصد کے لئے نہیں ہوتے، بلکہ اس جذبے کے تحت ہونے چاہئیں کہ ہم نے ایک پوزیشن میں آ کر پہلے سے بڑھ کر افرادِ جماعت کی خدمت کرنی ہے اور اُن سے ہمدردی کرنی ہے اور اُن کی بہتری کی راہیں تلاش کرنی ہیں اور اُنہیں اپنے ساتھ لے کر چلنا ہے تا کہ جماعت کے مضبوط بندھن قائم ہوں اور جماعت کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو۔ پس یہ ہمدردی کا جذبہ ہر عہدیدار میں پیدا ہونا چاہئے۔ ہر جماعتی کارکن میں پیدا ہونا چاہئے۔ جب عہدیداران کے اپنے نمونے قائم ہوں گے تو پھر ہی عہدیدار بھی اپنی خدمات کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 362 اشتہار ’’التوائے جلسہ 27 دسمبر 1893ء‘‘ اشتہار نمبر 117)

یعنی قوم کے خادم بنیں گے تو پھر بزرگی اور سرداری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے گی۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ۔

(کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال الجزء السادس صفحہ 302 کتاب السفر من قسم الاقوال الفصل الثانی فی آداب السفر، الوداع حدیث: 17513 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2004ء)

کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ حدیثیں پڑھنے، سنانے اور سننے کا فائدہ تبھی ہے جب اُن پر عمل کرنے کی بھی پوری کوشش ہو۔ عہدیداروں کو اپنا کردار بہرحال بہت بلند رکھنا چاہئے۔ لوگ باتیں بھی کرتے ہیں لیکن ایک عہدیدار کا کام ہے کہ حوصلے سے کام لے اور کبھی ایسے شخص کے لئے بھی اپنے جذبۂ ہمدردی کو نہ مرنے دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’غصہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول 362 اشتہار ’’التوائے جلسہ 27 دسمبر 1893ء‘‘ اشتہار نمبر 117)

اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی بھی وضاحت ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے غصہ کو قابو میں رکھے‘‘۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب حدیث: 6114)

غصہ قابو میں ہو تبھی انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوتے ہیں اور تبھی ہمدردی کے ساتھ فیصلے بھی ہوتے ہیں۔ پس یہ معیار ہے جو ہمارے عہدیداران کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہ باتیں جو مَیں کہہ رہا ہوں، صرف جرمنی کے عہدیداران کے لئے نہیں ہیں بلکہ میرے مخاطب تمام دنیا کے جماعتی عہدیداران ہیں۔ انگلستان کے بھی، پاکستان کے بھی، ہندوستان کے بھی اور امریکہ اور کینیڈا کے بھی اور آسٹریلیا اور انڈونیشیا کے بھی اور افریقہ کے بھی۔ یہ وضاحت میں اس لئے کر رہا ہوں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاں خطبہ دیا جا رہا ہے وہیں کے لوگوں کی ایسی حالت ہے۔ جبکہ جیسا عام خطبات میں جماعت کا ہر فرد مخاطب ہوتا ہے اسی طرح اگر کسی مخصوص طبقے کے بارے میں بات ہے تو وہ دنیا میں جہاں بھی ہیں وہ سب مخاطب ہیں۔ کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعے سے بھی خلیفہ وقت کو اپنی بات پہنچانے کا ایک آسان ذریعہ مہیا فرما دیا ہے اور یہ سہولت مہیا فرما دی ہے۔ اس لئے مختلف جگہوں پر مختلف باتیں ہوتی رہتی ہیں اور مخاطب تمام دنیا کی جماعتیں ہوتی ہیں۔ ہاں یہ یقیناً اُس ملک کی سعادت ہے۔ اگر میں جرمنی میں مخاطب ہوں تو جرمنی والوں کی سعادت ہے یا اُن لوگوں کی سعادت ہے جو میرے سامنے بیٹھے ہوں اور براہِ راست بات سُن رہے ہوں اور وہ اپنے آپ کو سب سے پہلا مخاطب سمجھیں۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو شرائطِ بیعت میں نے پڑھی ہیں وہ کسی خاص طبقے کے لئے نہیں یا کسی مخصوص قسم کے لوگوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ ہر احمدی ان کا مخاطب ہے۔ ہر وہ شخص مخاطب ہے جو اپنے آپ کو نظامِ جماعت سے منسلک سمجھتا ہے۔ مَیں نے وضاحت کی خاطر عہدیداروں کے بارے میں بتایا ہے کیونکہ اُن کو جماعت کے سامنے نمونہ ہونا چاہئے۔ اس لئے ان کو اپنی حالتوں کا دوسروں سے بڑھ کر جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ پس یہ کوئی محدود حکم یا شرط نہیں ہے بلکہ افرادِ جماعت کے لئے، سب کے لئے ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ یکم جون 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نعت بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

جو سورج چاند تاروں میں بسی ہے
ترے چہرے کی ذاتی روشنی ہے

میں نازاں ہوں کہ میں خیر الامم ہوں،
محمد مصطفےٰ میرا نبی ہے

تری خاطر بنے ہیں آسماں سب
تری خاطر ہی یہ دنیا سجی ہے

تری رحمت کے چرچے چار سو ہیں
تری امت سے دنیا کیوں ڈری ہے

تجھے ختم نبوت سے نوازا
ترا ہی فیض ہے جو آخری ہے

تجھے پا کر خدا کو پا لیا ہے
تری ہم پر نوازش یہ بڑی ہے

ترے نقش قدم پر جو چلے گا
ابو بکر و عمر، عثماں، علی ہے

تری میں نعت لکھوں تو لگے ہے
تری مجھ پر عنایت دائمی ہے

اطہر حفیظ فراز

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 17

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

اخلاقیات (حصہ دوم)

’’اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہیں۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے۔ جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔‘‘

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

دینی بھائی جب مدد طلب کریں تو مدد کرو

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ ہَاجَرُوۡا وَ جٰہَدُوۡا بِاَمۡوَالِہِمۡ وَ اَنۡفُسِہِمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَالَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یُہَاجِرُوۡا مَا لَکُمۡ مِّنۡ وَّلَایَتِہِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ حَتّٰی یُہَاجِرُوۡا ۚ وَاِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ فَعَلَیۡکُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰی قَوۡمٍۭ بَیۡنَکُمۡ وَبَیۡنَہُمۡ مِّیۡثَاقٌ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ

(الانفال: 73)

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے (مہاجرین کو) پناہ دی اور (ان کی) مدد کی، یہی لوگ ہیں جن میں سے بعض بعض کے دوست ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے مگر انہوں نے ہجرت نہ کی تمہارے لئے اُن سے دوستی کا کچھ جواز نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کر جائیں۔ ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد چاہیں تو مدد کرنا تم پر فرض ہے سوائے اس کے کہ کسی ایسی قوم کے خلاف (مدد کا سوال) ہو جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو چکا ہو۔ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

ایثار

وَالَّذِیۡنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالۡاِیۡمَانَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ یُحِبُّوۡنَ مَنۡ ہَاجَرَ اِلَیۡہِمۡ وَلَا یَجِدُوۡنَ فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ حَاجَۃً مِّمَّاۤ اُوۡتُوۡا وَیُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ وَلَوۡ کَانَ بِہِمۡ خَصَاصَۃٌ ؕ۟ وَمَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

(الحشر: 10)

اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو اُن (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

صلح کرنا

وَاِنِ امۡرَاَۃٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِہَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَاۤ اَنۡ یُّصۡلِحَا بَیۡنَہُمَا صُلۡحًا ؕ وَالصُّلۡحُ خَیۡرٌ ؕ وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا

وَلَنۡ تَسۡتَطِیۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا بَیۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِیۡلُوۡا کُلَّ الۡمَیۡلِ فَتَذَرُوۡہَا کَالۡمُعَلَّقَۃِ ؕ وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا

(النساء: 129-130)

اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے مخاصمانہ رویّے یا عدمِ توجّہی کا خوف کرے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے درمیان اصلاح کرتے ہوئے صلح کرلیں۔ اور صلح (بہرحال) بہتر ہے۔ اور نفوس کو (سرشت میں) بخل ودیعت کردیا گیا ہے۔ اور اگر تم احسان کرو اور تقویٰ سے کام لو تو یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خوب باخبر ہے۔

اور تم یہ توفیق نہیں پا سکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے (یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف) کلیۃً نہ جُھک جاؤ کہ اس (دوسری) کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مومنین کے درمیان صلح کرانا

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىہُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

(الحجرات: 10-11)

اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

رحم کرنے کی ترغیب دلانا

وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَۃِ

(البلد: 18)

اور صبر پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور رحم پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں۔

اصلاح کرنا

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ

(الانفال: 2)

وہ تجھ سے اموالِ غنیمت سے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ اموالِ غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے درمیان اصلاح کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔

آپس میں جھگڑے کی ممانعت

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡہَبَ رِیۡحُکُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ

(الانفال: 47)

اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

غصہ پینا

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ

(آل عمران: 135)

(یعنی) وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ

بابت مختلف ممالک وشہور

قسط 9

ارشادات برائے بٹالہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ اب ہم اپنی جماعت کو اور تمام سننے والوں کو بڑی صفائی اور وضاحت سے سناتے ہیں کہ سلطنت انگریزی ہماری محسن ہے۔ اس نے ہم پر بڑے بڑے احسان کیے ہیں جس کی عمر 60 یا 70 برس کی ہوگی وہ خوب جانتا ہوگا کہ ہم پر سکھوں کا ایک زمانہ گزرا ہے۔ اس وقت مسلمانوں پر جس قدر آفتیں تھیں وہ پوشیدہ نہیں ہیں۔ ان کو یاد کر کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے اور دل کانپ اٹھتا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو عبادات اور فرائض مذہبی کی بجا آوری سے جو ان کو جان سے عزیز تر ہیں روکا گیا تھا۔ بانگ نماز جو نماز کا مقدمہ ہے اس کو آواز بلند پکارنے سے روکا گیا تھا۔ اگر کبھی مؤذن کے منہ سے سہواً اللہ اکبر آواز بلند نکل جاتا تو اس کو مار دیا جاتا تھا۔ اسی طرح پر مسلمانوں کے حلال وحرام کے معاملہ میں بے جا تصرف کیا گیا تھا۔ ایک گائے کے مقدمہ میں ایک دفعہ پانچ ہزار غریب مسلمان قتل کئے گئے۔ بٹالہ کا واقعہ ہے کہ ایک سید وہیں کا رہنے والا باہر سے دروازہ پر آیا۔ وہاں گائیوں کا ہجوم تھا۔ اس نے تلوار کی نوک سے ذرا ہٹایا اور ایک گائے کے چڑے کو خفیف سی خراش پہنچ گئی۔ وہ بے چارہ پکڑ لیا گیا۔ اور اس امر پر زور دیا گیا کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ آخر بڑی سفارشوں کے بعد اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ مگر اب دیکھو کہ ہر قوم و مذہب کو کیسی آزادی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 429-430 جدید ایڈیشن)

☆ ایک شخص نے کہلا بھیجا کہ میں ہندوستان سے کوئی مولوی اپنے ساتھ لاؤں گا، جو آپ کے ساتھ گفتگو کرے، مگر مولوی لوگ قادیان آنا پسند نہیں کرتے۔ آپ بٹالہ میں آجائیں۔ فرمایا:

’’قادیان سے وہ لوگ اسی واسطہ نفرت کرتے ہیں کہ میں قادیان میں ہوں۔ پھر اگر میں بٹالہ میں ہوا تو بٹالہ ان کے لئے نفرت کا مقام بن جائے گا، قادیان میں وہ ہمارے پاس نہ ٹھہریں۔ کسی اور کے پاس جہاں چاہیں قیام کریں۔ دوسرے دہریئے موجود ہیں ان کے پاس ٹھہریں۔ ہم بحث کرنا نہیں چاہتے۔ ہمارا مطلب صرف سمجھا دینا ہے۔ اگر ایک دفعہ ان کو تسلی نہ ہووے پھر سنیں پھر سنیں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 217 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ ’’افسوس ہے کہ لوگ جوش اور سرگرمی کے ساتھ قرآن شریف کی طرف توجہ نہیں کرتے جیسا کہ دنیادار اپنی دنیاداری پر یا ایک شاعر اپنے اشعار پر غور کرتا ہے۔ ویسا بھی قرآن شریف پر غور نہیں کیا جاتا۔ بٹالہ میں ایک شاعر تھا۔ اس کا ایک دیوان ہے۔ اس نے ایک دفعہ ایک مصرعہ کہا۔

ع صبا شرمندہ مے گردد بروئے گل نگہ کردن

مگر دوسرا مصرعہ اس کو نہ آیا دوسرے کی تلاش میں برابر چھ مہینے سرگرداں وحیران پھرتا رہا۔ بالآخر ایک دن ایک بزاز کی دکان پر کپڑے خریدنے گیا۔ بزاز نے کئی تھان کپڑوں کے نکالے پر اس کو کوئی پسند نہ آیا۔ آخر بغیر کچھ خریدنے کے بعد جب اٹھ کھڑا ہوا، تو بزاز ناراض ہوا

اور کہا کہ تم نے اتنے تھان کھلوائے اور بے فائدہ تکلیف دی۔ اس پر اس کو دوسرا مصرعہ سوجھ گیا۔ اور اپنا شعر اس طرح سے پورا کیا۔

ع صبا شرمندہ مے گردد بروئے گل نگہ کردن

کہ رخت غنچہ را وا کردو نتوانست تہ کردن

جس قدر محنت اس نے ایک مصرعہ کے لئے اٹھائی۔ اتنی محنت اب لوگ ایک آیت قرآنی کے سمجھنے کے لئے نہیں اٹھاتے۔ قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 281-282 جدید ایڈیشن)

☆ اس کے بعد حضرت اقدسؑ نے جناب اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی ایک رؤیا سنائی، جو انہوں نے گزشتہ شب دیکھی تھی۔ اور وہ یہ ہے آپ نے دیکھا کہ دوپہر کے بعد ظہر جس وقت عموماً کیے بٹالہ سے آتے ہیں۔ میں (حضرت اقدسؑ) کچھ اسباب اور دوسرے لے کر گیا ہوں اور ام المومنین کو دیئے ہیں کہ مرزا غلام قادر آگئے ہیں اور رحمت اللہ بھی ہے۔ (رحمت اللہ حضرت اقدس کے والد مرحوم کا مختار تھا۔ ایڈیٹر) اس پر ام المومنین نے حضرتؑ سے دریافت کیا۔ اس خیال سے کہ ان کا گھر تو دوسری طرف ہے اور ان کی بیوی بھی موجود ہے جن سے حضرت اقدس کو موجودہ صورت میں بالکل انقطاع ہے کہ پھر ان کے کھانے کا کیا انتظام ہوگا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ دراصل وہ مر گئے ہیں اور وہ دونوں گھروں کے دیکھنے کو آئے ہیں۔ ام المومنین نے کہا کہ رحمت اللہ خاص آپ سے ملنے کو آیا ہے۔ پر منظور علی ایک لڑکا ہے۔ وہ ایک پوٹلی کپڑوں کی اس دوسرے گھر میں ہمارے ہی مکان کی سیڑھیوں میں سے ہو کر اس طرف لے گیا ہے۔ جس کو انہوں نے کھولا ہے۔ تو وہ سیاہ بوٹی اور سفید زمین کی ایک چھینٹ تھی۔ اس کے بعد ان کا اور اسباب بھی ادھر ہی آ گیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ منظور علی ادھر جو پوٹلی لے گیا تھا وہ بھی غلطی سے لے گیا ہے۔ دراصل ادھر ہی کی تھی پھر آنکھ کھل گئی۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

’’میری اس رؤیا کے ساتھ جو کل سنائی تھی۔ اس کے بعض اجزاء ملتے ہیں۔ اور فرمایا کہ غلام قادر میں جو قادر کا لفظ ہے اس کا تعلق دونوں گھروں سے ہے مگر رحمت اللہ مخصوص اسی گھر سے ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 371-372 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ پھر اسی طرح جھنڈا سنگھ نامی ایک زمیندار کے ساتھ درخت کاٹنے کا مقدمہ تحصیل میں دائر تھا۔ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ ڈگری ہو جائے گی۔ جب کوئی دس بارہ دن ہوئے تو لوگوں نے جو بٹالہ سے آئے کہا کہ وہ مقدمہ خارج ہوگیا ہے اور خود اس نے بھی آ کر بطور تمسخر کہا کہ مقدمہ خارج ہوگیا۔ مجھے اس خبر کے سننے سے اتنا غم ہوا کہ کبھی کسی ماتم سے بھی نہیں ہوا۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ڈگری کی خبر دی تھی یہ کیا کہتے ہیں۔ وہ اسامی تھے اور ہم مالک تھے اور مالک کی اجازت کے بغیر وہ درخت کاٹنے کے مجاز نہ تھے مختلف قسم کے پندرہ یا سولہ آدمی اس مقدمہ میں تھے۔ مجھے بہت ہی غم محسوس ہوا۔ اور میں جیسے کوئی مبہوت ہو جاتا ہے سراسیمہ ہو کر سجدہ میں گر پڑا۔ اور دعا کی تب ایک بلند آواز سے الہام ہوا ’’ڈگری ہوئی ہے مسلمان ہے۔‘‘ یعنی آیا باور نہ کئی۔ صبح کو جب میں تحصیل میں گیا تو وہاں جا کر ایک شخص سے جو حاکم کا سررشتہ دار تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا فلاں مقدمہ خارج ہوگیا ہے۔ اس نے کہا نہیں اس میں تو ڈگری ہوگئی ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ انہوں نے گاؤں میں مشہور کیا ہے کہ وہ مقدمہ خارج ہوگیا ہے یہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ اس خبر میں وہ بھی سچے ہیں۔ جب حافظ ہدایت علی صاحب فیصلہ لکھنے لگے تو میں کہیں باہر چلا گیا تھا، جب باہر سے آیا تو انہوں نے روبکار مجھے دی کہ یہ مقدمہ خارج کر دیا ہے۔ سررشتہ دار کہتا ہے کہ تب میں نے ان کو کہا کہ تم نے غلطی کی ہے۔ اس نے کہا نہیں میں نے کمشنر کا فیصلہ جو انہوں نے پیش کیا تھا دیکھ لیا ہے۔ میں نے ان کو کہا کہ فائنل کمشنر کا فیصلہ بھی تو دیکھنا تھا۔ پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ فیصلہ جو اس نے کیا تھا وہ غلط ہے۔ اس نے روبکار لے کر پھاڑ کر پھینک دی اور دوسری روبکار لکھی جس میں ڈگری کا فیصلہ دیا اور اس طرح پر پیشگوئی جو خدا تعالیٰ نے قبل از وقت مجھے بتلائی تھی پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کے بھی بہت سے لوگ گواہ ہیں اور اب تک موجود ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 153 جدید ایڈیشن)

☆ ایڈیٹر الحکم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

میاں نبی بخش صاحب عرف عبد العزیز صاحب نمبردار بٹالہ کا تو یہ نامہ جو اس نے بھیجا ہے۔ الحکم میں چھاپ دیا جاوے۔

اور ساتھ اپنا ایک رؤیا بھی جسے بارہا آپ نے فرمایا ہے سنایا کہ:۔

میں نے ایک بار اس کے متعلق دیکھا تھا کہ گویا اسی راستہ ہم سیر کو نکلے ہیں تو اس بڑ کے درخت کے نیچے جو میراں بخش حجام کی حویلی کے پاس ہے۔ نبی بخش سامنے سے آ کر ملا ہے اور اس نے مصافحہ کیا ہے۔ یہ رؤیا ان دنوں کی ہے جب وہ مخالفت کے اشتہار چھپواتا پھرتا تھا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 232 جدید ایڈیشن)

☆ اذان سے پیشتر ہی حضرت اقدس بالائی مسجد میں تشریف لے آئے

اور جس مکان کی خرید کے متعلق حضور نے کشتی نوح میں اشتہار دیا ہے اس کا ذکر کرتے رہے کہ:۔

توسیع مکان کی بہت ضرورت ہے جہاں تک ہو سکے جلدی فیصلہ کرنا چاہیے۔

پھر اذان ہوئی اور نماز ادا کر کے حضرت اقدسؑ حسب معمول شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے۔ ایک خط اخبار عام کے کارپردازوں کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں آیا تھا جس کا راقم ایک شخص رحمت مسیح نامی بٹالہ سے تھا۔ اس خط میں لکھا تھا کہ قادیان میں سخت طاعون پھوٹی ہے دھڑا دھڑ لوگ مر رہے ہیں۔ مرزا صاحب کی جماعت بھی بہت طاعون سے تباہ ہو چکی ہے خود مرزا صاحب بھی بتلائے طاعون ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اخبار عام نے اس خط کو بجنسہٖ حضرت اقدسؑ کے پاس تصدیق کے لئے روانہ کر دیا تھا۔ اس کا ذکر حضرت اقدس نے کیا۔ راقم خط کے متعلق کہا کہ

بعض لوگ شریر فتنہ پردازی سے ایسا کرتے ہیں کہ ایک خط لکھ کر دوسرے مخالف کا نام اس پر لکھ دیا کرتے ہیں اس لئے کیا معلوم کہ کس کا لکھا ہوا ہے۔ میں نے اخبار عام کو لکھ دیا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے صرف چند ایک اموات چوڑھوں میں ہوئی ہیں سو ان کا باعث بھی مشکوک ہے۔ کچھ ڈنگر مرے تھے وہ چوڑھوں نے کھائے پھر جن لوگوں نے ان کو کھایا وہی مرے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ طاعون سے مرے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 291-292 جدید ایڈیشن)

☆ مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر ماہ رمضان کا چاند دیکھا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کی نماز گزار کر مسجد کی سقف پر تشریف لے گئے کہ چاند کو دیکھیں اور دیکھا اور پھر مسجد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ:۔

رمضان گذشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا تھا۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرۃ:186) بھی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے اس میں شک و شبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ۔ سَلْمَانُ یعنی اَلصُّلْحُ کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے۔ اور میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

نشاط نوجوانی تا بہ سی سال
چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال

اب جب سے چالیس سال گذر گئے دیکھتا ہوں کہ وہ بات نہیں۔ ورنہ اول میں بٹالہ تک کئی بار پیدل چلا جاتا اور پیدل آتا اور کوئی کسل اور ضعف مجھے نہ ہوتا اور اب تو اگر پانچ چھ میل بھی جاؤں تو تکلیف ہوتی ہے چالیس سال کے بعد حرارت غریزی کم ہونی شروع ہو جاتی ہے خون کم پیدا ہوتا ہے اور انسان کے اوپر کئی صدمات رنج و غم کے گذرتے ہیں۔ اب کئی دفعہ دیکھا ہے کہ اگر بھوک کے علاج میں زیادہ دیر ہو جائے تو طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 424-425 جدید ایڈیشن)

☆ بٹالہ میں طاعون کا ذکر سن کر فرمایا کہ:۔

یہ سرزمین بہت گندی ہے خوف ہے کہیں تباہ نہ ہو جاوے۔ اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرے جو امن کے وقت خدا کو نہیں بھلاتا خدا اسے مصیبت کے وقت میں نہیں بھلاتا اور جو امن کے زمانے کو عیش میں بسر کرتا ہے۔ اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے۔ اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے یہی ہیں جو سعادت کے نشان ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 401-402 جدید ایڈیشن)

☆ حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے۔ آتے ہی قاضی امیر حسین صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے والد ماجد مسمّٰی غلام شاہ صاحب تاجر اسپاں سے ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت اقدس کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور نذر گذرانی۔ حضرت اقدس ان کے حالات دریافت فرماتے رہے معلوم ہوا کہ اسی سال سے زیادہ عمر آپ کی ہے انہوں نے درخواست کی میرے خاتمہ بالخیر کی دعا فرمائی جاوے۔

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

بس یہی بڑی بات ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو کسی نے نوحؑ سے دریافت کیا تھا کہ آپ تو قریب ایک ہزار سال کے دنیا میں رہ کر آئے ہیں بتلائیے کیا کچھ دیکھا۔ نوحؑ نے جواب دیا کہ یہ حال معلوم ہوا ہے جیسے ایک دروازہ سے آئے اور دوسرے سے چلے گئے تو عمر کا کیا ہے لمبی ہوئی تو کیا تھوڑی ہوئی تو کیا خاتمہ بالخیر چاہیے۔ پھر ایک بڑ کے درخت کی طرف اشارہ کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

ہم سے تو یہ درخت ہی اچھا ہے ہم چھوٹے ہوتے تھے تو اس کے تلے ہم کھیلا کرتے تھے یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑھے ہو گئے ہیں یہ سال بہ سال پھل بھی دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ پرسوں میں نے انشاء اللہ (ایک شہادت کے واسطے) بٹالہ جانا ہے اس میں کوئی حکمت الٰہی ہو گی اس لئے کل سیر موقوف رہے گی۔ مہندی لگاؤں گا۔ فرض منصبی میں التوا ہو گیا ہے مگر خدا کی حکمت ہی ہو گی وہ حرج نہ ڈالے گا۔ مولوی محمد علی صاحب کو ہمراہ لے جاؤں گا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 349 جدید ایڈیشن)

☆ حضرت اقدس نے آ کر فرمایا کہ:۔

چونکہ کام کی کثرت ہے اور وقت تنگ ہے کل انشاء اللہ بٹالہ بھی جانا ہے اس لیے نماز میں جمع کر لی جاویں۔

حضرت اقدسؑ حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے فرمایا کہ:۔

آج میں نے (کام میں) بہت توجہ کی۔ سر میں درد اور ریزش بھی ہے اور گلا بھی پکا ہوا ہے جیسے کسی نے چیرا ہوا ہو۔ اور مریض بھی بہت آئے اگرچہ حکیم نور الدین صاحب کو علاج کے لئے مقرر کیا ہوا ہے مگر بعض اپنے اعتقاد کے خیال سے مجھ سے ہی علاج کراتے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 352-353 جدید ایڈیشن)

☆ بعد ادائے نماز فجر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بٹالہ جانے کے لئے تیار ہوئے کل جماعت، مدرسے کے طالب علم نہایت اشتیاق اور اخلاص کے ساتھ اپنے سید و مولا امام کی روانگی کے منتظر اور ہمراہ چلنے کے حکم کے لئے بیقرار تھے۔ حضرت اقدسؑ نے یہی فرمایا کہ:۔

چونکہ آج ہی واپس آ جانا ہے اس لئے کچھ ضرور نہیں کہ سب لوگ ساتھ جاویں۔

آپ نے ایک اور طالب علم کو جو پا پیادہ ہمراہ تھا فرمایا کہ:۔

تم کو تو یونہی تکلیف ہوئی تھوڑی دیر شاید ٹھہرنا ہو گا سفر کی کوفت میں تم خواہ مخواہ ہمارے شریک ہو گئے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 353 جدید ایڈیشن)

☆ بٹالہ آنے کا تذکرہ ہو پڑا فرمایا:۔

ہمارا یہاں آنا تو کوئی اور ہی حکمت رکھتا ہے ورنہ یہ شہادت کیا اور شہادت بھی لاعلمی کی۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ:۔

دو بزرگ ابوالقاسم اور ابوسعید نام تھے۔ اتفاق سے دونوں ایک جگہ اکٹھے ہو گئے ان کے ایک مرید نے کہا کہ میرے دل میں ایک سوال ہے اتفاق سے دونوں ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ سوال یہ پیش کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو مدینہ میں آئے تھے اس کی کیا وجہ تھی؟ ابوالقاسم نے کہا کہ بات اصل میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کمالات مخفی تھے ان کا ظہور اور بروز وہاں آنے سے ہوا۔

ابوسعید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے آئے تھے کہ بعض ناقص ابھی موجود تھے ان کی تکمیل کے لئے آئے۔

گویا دونوں نے اپنے اپنے رنگ پر اپنی انکساری کا اظہار کیا اور ایک دوسرے کی تکریم۔ اس طرح ہمارے یہاں آنے کی غرض تو یہی معلوم ہوتی ہے کہ میاں نبی بخش سے ملاقات ہو گئی کچھ تبلیغ ہو جائے گی بہت لوگوں کو فائدہ پہنچ جائے گا۔

البدر میں ہے کہ ہمارا اس جگہ آنا بھی حکمت الٰہی پر مبنی ہے ورنہ شہادت تو ایک ایسا معاملہ ہے جس کا جواب ہمارے پاس سوائے لاعلمی کے اور کچھ نہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 356-357 جدید ایڈیشن)

☆ ایک شخص نبی بخش نام ساکن بٹالہ نے آپ کو لکھا کہ میں عیسائیوں سے بحث کرنے لگا ہوں اور اس نے لکھا کہ میں نے انہیں ایک پرانی بائبل دی تھی وہ بھیج دو میں نے اس کو لکھا ہے کہ

تم عیسائیوں سے کیا مباحثہ کرو گے؟ ان کی ساری باتیں تو تم خود مانتے ہو۔ عیسٰی کو زندہ آسمان پر سمجھتے ہو۔ غیب دان اور مُردوں کو زندہ کرنے

والا کہتے ہو۔ اور پھر تمہارا یہ اعتقاد ہے کہ صرف وہی مس شیطان سے پاک ہے غرض اس قسم کے جب تمہارے عقائد ہیں تو پھر ان سے کیا بحث کرنی چاہتے ہو؟ اس سلسلہ کے بغیر اور کوئی صورت عیسائیوں سے مباحثہ کی نہیں رہی۔ ہمارے مخالفوں نے تو اقبالی ڈگری کرالی ہوئی ہے اور ان کے تمام عقائد باطلہ کی تائید کی ہوئی ہے۔

(ملفوظات جلدسوم صفحہ 257 جدید ایڈیشن)

☆ شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگردوں میں سے ایک کا ذکر ہوا فرمایا کہ:۔

ایک دفعہ وہ شاید بٹالہ میں تھے تو ایک نے حقہ کا فتویٰ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا (حالانکہ غلط تھا) حقہ دو قسم کا ہے ایک وہ جو کہ تکیوں میں ہوتا ہے دس دس دن تک پانی نہیں بدلتے اسے غسل نہیں دیتے تو وہ حرام ہے اور دوسرا جس کا پانی بدلتا رہتا ہے اور اسے غسل دیتے رہتے ہیں وہ حلال ہے۔

(ملفوظات جلدسوم صفحہ 260 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ کوئی تیس سال کا عرصہ گذرا میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ بٹالہ کے مکانات میں ایک حویلی ہے۔ اس میں ایک سیاہ کمبل پر میں بیٹھا ہوں اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح پہنا ہوا ہے۔ گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہوں۔ اتنے میں ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھے پوچھتا ہے کہ میرزا غلام احمد غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہاں ہے۔ میں نے کہا میں ہوں۔ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی تعریف سنی ہے کہ آپ کو اسرار دینی اور حقائق اور معارف میں بہت دخل ہے۔ یہ تعریف سن کر ملنے آیا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کیا جواب دیا۔ اس پر اس نے آسمان کی طرف منہ کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور بہہ کر رخسار پر پڑتے تھے۔ ایک آنکھ اوپر تھی اور ایک نیچے اور اس کے منہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔ ”تہید ستان عشرت را“ اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے۔

اس مقام پر عرب صاحب نے حضرت کا یہ شعر پڑھا۔ جس میں یہ کلمہ منسلک تھا کہ

”مخواہد نگار من تہید ستان عشرت را“

حضرت نے فرمایا کہ:۔

میں نے پھر اس کلمہ کو اس مصرعہ میں جوڑ دیا کہ یاد رہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 39 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ انسان میں جو قوتیں اور ملکے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں ان میں وہ حد سے نہیں بڑھ سکتے مثلاً آنکھ اس نے دیکھنے کے لیے بنائی ہے اور کان سننے کے لیے، زبان بولنے اور ذائقہ کے لیے۔ اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کانوں سے بجائے سننے کے دیکھنے کا کام لے اور زبان سے بولنے اور چکھنے کی بجائے سننے کا کام لے۔ ان اعضاء اور قویٰ کے افعال اور خواص محدود ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے افعال اور صفات محدود نہیں ہیں اور وہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے۔ غرض یہ توحید تب ہی پوری ہوگی جب اللہ تعالیٰ کو ہر طرح سے واحد لاشریک یقین کیا جاوے اور انسان اپنی حقیقت کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت سمجھ لے۔ کہ نہ میں اور نہ میری تدابیر اور اسباب کچھ چیز ہیں۔

اس سے ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید ہم استعمال اسباب سے منع کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعایت اسباب بھی ضروری ہے کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ ان کو خدا کا شریک بناوے بلکہ ان کو بطور خادم سمجھے جیسے کسی کو بٹالہ جانا ہو تو وہ یکہ یا ٹٹو کرایہ کرتا ہے تو اصل مقصد اس کا بٹالہ پہنچنا ہے نہ وہ ٹٹو یا یکہ۔ پس اسباب پر کلی بھروسہ نہ کرے یہ سمجھے کہ ان اسباب میں اللہ تعالیٰ نے کچھ تاثیریں رکھی ہیں اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو وہ تاثیریں بیکار ہو جائیں اور کوئی نفع نہ دیں۔ اسی کے موافق ہے جو مجھے الہام ہوا ہے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 104-105 جدید ایڈیشن)

(جاری ہے)

ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون

خلفائے احمدیت کی تحریکات

ہر نومبائعہ کو فاتحہ یاد کرنی چاہیئے

قسط 7

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3؍جنوری 2021ء کو 25 نومبائعات لجنہ اماء اللہ جرمنی کو شرف ملاقات بخشا جو حال ہی میں جماعت احمدیہ مسلمہ جماعت میں داخل ہوئی تھیں۔

حضور انور نے چند نومبائعات سے استفسار فرمایا کہ کیا وہ سختیاں اور اپنے خاندان اور عوام الناس کی طرف سے ہونے والی مذہبی مخالفت کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں؟

جملہ نومبائعات نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کی خاطر ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار ہیں اور حضور انور کی دعاؤں کی طلب گار ہیں تا کہ وہ اپنا روحانی ترقی کا سفر جاری رکھ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہر نومبائعہ کو سورۃ الفاتحہ یاد کرنی چاہیے۔

جس پر ایک نومبائعہ نے بتایا کہ انہیں یاد ہے جس پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

(الفضل انٹرنیشنل 05 اکتوبر 2021ء)

آج کی دعا

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہودؑ کا مستقل طریق دعا

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہودؑ بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

مَیں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

(1) اول اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

(2) پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ العین عطا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں (یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والے ہوں)۔

(3) پھر مَیں اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

(4) پھر مَیں اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

(5) اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلے سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 309 لحکم 17جنوری 1900ء، ایڈیشن 1988ء)

آپؑ کو اپنی جماعت کا کس قدر درد تھا۔ اس کا اندازہ اس ارشاد سے لگائیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شائد موقع ملے یا یاد نہ رہے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 122، ایڈیشن 1984ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

رفاقت احمد ڈوگر۔ انچارج رقیم پریس غانا

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

جماعت احمدیہ، عالمگیر غلبہ اسلام اور پرنٹنگ پریس

قسط دوئم

جلسہ سالانہ یو۔کے۔1987ء کے دوسرے روز کے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے الرقیم پریس یوکے کے بارہ میں مندرجہ ذیل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

پرنٹنگ پریس

حضور نے حاضرین جلسہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:آپ میں سے اکثر یہ پریس تو دیکھ ہی چکے ہوں گے۔خدا کے فضل سے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا ایک پرنٹنگ پریس تیار ہو چکا ہے اور اس نے خدا کے فضل سے کام شروع کر دیا ہے یہ ابھی پوری طرح مکمل نہیں ہوا ساری مشینری ابھی نہیں لگی جب لگے گی تو دنیا کی اکثر بڑی بڑی زبانوں کے لٹریچر کی طباعت ہم یہیں سے کرسکیں گے ان شاء اللہ۔ہمارا جو کمپیوٹر ہے وہ بہت ہی جدید کمپیوٹر ہے اور اس سے طباعت کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی تیاری ہوتی ہے اس مرحلے پر حضور نے حاضرین جلسہ کو اس پریس میں چھپی ہوئی چند کتب ہاتھ میں بلند کر کے دکھائیں۔اور فرمایا گزشتہ چند دنوں میں اس پریس نے کام شروع کیا ہے اس سے پہلے کوئی نہ کوئی رکاوٹ پڑتی رہتی تھی تو چند دنوں میں ہم نے جو کتب شائع کی ہیں ان میں ایک یہ کتاب REVIVAL OF RELIGION(مذہب کا احیاء) یہ میرا یونیورسٹی آف کینبرا (آسٹریلیا) میں جو لیکچر تھا سے شائع کیا گیا ہے۔ایک ہے DISTINCTIVE FEATURES OF ISLAM(اسلام کی خاص خاص باتیں) یہ بھی مشرق بعید کے دورے کے دوران کا ایک لیکچر تھا یہ بھی شائع ہو گیا ہے اور دیکھیں کیسا خوبصورت شائع ہوا ہے۔اس کے علاوہ اٹیلین زبان میں ایک پی ایچ ڈی پروفیسر نے جو احمدیت میں دلچسپی لیتے ہیں بڑے اچھے انداز میں احمدیت کے بارے میں لکھا ہے اور ''میرا مذہب'' یہ بشیر احمد صاحب رفیق کی کتاب ہے اور اس میں نواحمدیوں اور بچوں کے لئے سوال و جواب کی شکل میں دین کا تعارف کرایا گیا ہے۔اور''مژدہ'' یہ ترکی زبان میں احمدیت کا تعارف کرایا گیا ہے''مژدہ'' کا مطلب آپ جانتے ہیں خوشخبری۔نوید مسرت ترکی میں بھی یہ لفظ قریباً اسی طرح ہے۔یہ ہمارے ڈاکٹر شمس صاحب کی کتاب ہے اور اسی طرح بعض دیگر کتب شائع ہوئی ہیں۔اس مرحلے پر حضور نے اپنے عملے سے دریافت فرمایا کہ اس پریس سے قرآن شریف بھی شائع ہوا ہے وہ کہاں ہے اس پر حضور کی خدمت میں قرآن کریم کا ایک حصہ پیش کیا گیا جو اس پریس میں طبع ہوا ہے۔حضور نے اس کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا وہ جو سو سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے اقتباسات شائع کرنے کا منصوبہ ہے ان میں سے رشین اور سپینش زبانوں میں قرآن کریم کے یہ اقتباسات اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پریس سے شائع ہو چکے ہیں۔اور اس کے متعلق میں آپ کو ایک اہم بات یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سکیم کیا ہے۔

اشاعت قرآن کا زبردست تاریخ ساز منصوبہ

سکیم یہ ہے کہ جوبلی کے سال،عام دنیاوی قوموں کی طرح ہم نے جشن منانا نہیں اپنے جشن کو نیکیوں اور خیرات سے بھر دیں۔اور سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ دنیا کی تمام اہم زبانوں میں،تمام دنیا میں قرآن کریم کی محبت پیدا کر دیں،چنانچہ یہ اقتباسات جو چنے گئے ہیں اسی مقصد کو سامنے رکھ کر چنے گئے ہیں اور خیال یہ ہے کہ اس سال قرآن کریم کا یہ نمونہ ہم ساری دنیا میں مفت شائع کریں گے۔اس پر اتنا بڑا خرچ اٹھنا تھا۔جو اندازہ ہم نے لگایا کہ ناممکن تھا کہ اپنے پریس کے بغیر ہم یہ کام کرسکیں اس لئے خدا کے فضل سے یہ پریس تین سال قبل آپ کی عظیم الشان قربانی کی نتیجے میں ہمیں عطا ہوا ہے اور اس سکیم کے ساتھ عین مطابقت پا گیا ہے اور اللہ کے فضل سے اب ہمیں یہ توفیق حاصل ہے کہ صرف یہی نہیں بلکہ سو زبانوں سے زائد زبانوں میں جن میں ہم قرآن کریم کے نمونے پیش کریں گے احادیث نبویہ کے تراجم بھی کرا کر یہ بھی سب دنیا میں شائع کریں گے اور مفت تقسیم کریں گے اور حضرت بانی سلسلہ کی کتب و تحریرات میں سے اقتباسات جو آپ کے مقصد سے تعلق رکھنے والے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کلام ہے قرآ ن کریم کی تعریف میں کلام ہے انسانیت سے متعلق اور اخلاقی تعلیم ہے اللہ تعالیٰ کے عشق کے گیت گائے گئے ہیں اس قسم کے موضوعات اور بعض دیگر مسائل پر مشتمل موضوعات میں سے اقتباسات آجکل ہم چن رہے ہیں اور احادیث کا انتخاب مکمل ہو چکا ہے اس میں ترجمہ بھی ہو رہا ہے اور امید ہے کہ ان شاء اللہ اس سال کے اخیر تک یا اگلے سال کے شروع کے تین مہینے کے اندر اندر ہم یہ کام بھی مکمل کر لیں گے۔چنانچہ صدسالہ جوبلی کا سال اس طرح شروع ہو گا کہ جماعت احمدیہ اس بات کے لئے تیار ہو گی کہ دنیا کہ سینکڑوں ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ،سو سے زیادہ زبانوں میں ہم قرآن کریم،احادیث نبویہؐ اور حضرت بانی سلسلہ کے الفاظ میں تعلیمات احمدیت پیش کرنے کے اہل ہوں گے۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد اکتوبر 1987ء صفحہ 5 تا 11)

جلسہ سالانہ یو۔کے۔1988ء کے دوسرے روز کے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے الرقیم پریس یو۔کے کے بارہ میں مندرجہ ذیل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

رقیم پریس کی کارکردگی

رقیم پریس اسلام آباد میں جو جماعت احمدیہ کے چندوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص تحریک پر بنایا گیا تھا۔اتنا عظیم الشان کام ہوا ہے ماشاء اللہ کہ طبیعت تازہ ہو جاتی ہے جب اس پریس پر نظر پڑتی ہے۔یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ سارا پریس جماعت کے کارکنوں نے وقار عمل کے ذریعہ خود بنایا ہے اور اس کی مشینوں کی تلاش میں اور اس کے چناؤ میں جہاں بہت سی مقامی احمدیوں کو توفیق ملی وہاں مصطفیٰ ثابت صاحب نے بھی بڑا کردار ادا کیا۔میں ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے بڑے نیک مشورے دیے اور بڑے اچھے رابطے پیدا کئے۔عمارت بھی بہت سستی بنی اس کی مشینیں بھی جو بہترین کم سے کم قیمت پر مہیا ہوسکتی تھیں وہ مہیا ہوئیں۔یہاں تک کہ جماعت نے جتنی رقم کی پیشکش کی تھی اس میں سے اب بھی کچھ رقم ہوئی ہے کچھ نئی چیزیں جو خریدنے والی ہیں وہ ان شاء اللہ اس سے خریدی جائیں گی۔اور کسی چندے کی اپیل کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔اب تک ایک سال میں 62 کتابیں اس پریس سے شائع ہو چکی ہیں اور شائع ہونے والی کتب کی تعداد 248500 ہے۔اس کے علاوہ ماہنامہ ریویو بھی یہاں سے چھپ رہا ہے۔رسالہ تقویٰ بھی یہاں سے چھپ رہا ہے اخبار احمدیہ کی اشاعت بھی یہیں سے ہو رہی ہے اس کے علاوہ اب ان شاء للہ ترکی رسالہ جو ہم بنا رہے ہیں وہ بھی یہیں سے شائع ہو گا۔جو کتابیں شائع ہوئی ہیں وہ 66 مختلف زبانوں میں شائع ہوئی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اب اس پریس کو اور وسیع بھی کیا جا رہا ہے۔

ایک الٰہی تصرف

صرف اس میں ایک مشکل تھی کہ اس کی کٹائی کا معیار جس طرح آج کل کی ترقی یافتہ مارکیٹ چاہتی ہے ویسا نہیں تھا۔کیونکہ ہمارے پاس کاٹنے والا آلہ اگر بالکل جدید ہے کمپیوٹرائزڈ ہے لیکن وہ ایک وقت میں صرف ایک طرف کاٹتا تھا۔اور تین طرفہ کاٹنے والا آلہ خریدنے کے لئے قریباً 60 ہزار پاؤنڈ کی ضرورت تھی اتنے پیسے جماعت کے پاس نہیں تھے اور مجھے تو خیال بھی تھا کہ کٹائی کونسی اتنی بڑی چیز ہے کہ اس کے لئے اتنی بڑی رقم خرچ کی جائے (یعنی 20 لاکھ روپے کے قریب تین طرف کٹائی کرنے والی مشین کی قیمت ہے)۔جب انہوں نے کہا تو میں نے کہا مجبوری ہے کیا کریں۔ہم تو اس وقت مہیا نہیں کر سکتے۔

ایک دن خدا کی تقدیر سے مجھے ہڈرز فیلڈ سے بشارت امینی صاحب کا فون ملا کہ یہاں پریس کا ایک آلہ مل رہا ہے جو تین طرف سے اکٹھا کاٹتا ہے نہایت ہی اعلیٰ حالت میں ہے۔اور اس کے ساتھ گارنٹی بھی ہے پریس والے جہاں آپ کہیں گے وہ خود آ کر نصب کر جائیں گے۔اور اس کی قیمت صرف ڈھائی ہزار پونڈ ہے۔میں نے کہا آنکھیں بند کر کے لے لیں۔انہوں نے کہا آپ نمائندہ بھجیں۔میں نے کہا نمائندہ بعد میں بھجیوں گا پہلے آپ لے لیں۔چنانچہ انہوں نے فوراً خرید لیا۔اور نمائندہ نے جا کر دیکھا اور بتایا کہ بہت اچھی چیز ہے۔اب خدا کے فضل سے یہ تین طرفہ کٹائی اسی آلے سے ہو رہی ہے اور وقت بھی بچ رہا ہے وقت کے تیسرے حصے میں ہم اس کام کو پورا کر رہے ہیں۔

پرنٹنگ پریس کے ساتھ ایک کمپیوٹر سیکشن ہے اس کمپیوٹر سیکشن میں بھی زبانوں کا دن بدن اضافہ ہو تا چلا جارہا ہے اور احمدی واقفین جو مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں کوئی مراکو سے کوئی یوگنڈا سے کوئی بنگلہ دیش سے کوئی پاکستان سے کوئی انگلستان سے۔وقف کی روح سے یہ لوگ خدمت کر رہے ہیں۔عام پریس چلانے میں اگر دس ہزار پونڈ مہینہ کا خرچ ہے تو یہ ایک ہزار پونڈ میں یہ کام کر رہے ہیں۔ان سب کے لئے بھی دعا کریں جو بڑی محنت سے اور محبت اور لگن کے ساتھ پریس میں مختلف خدمتیں سرانجام دے رہے ہیں۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد ستمبر 1988ء)

مختلف ممالک میں مزید پرنٹنگ پریس قائم کرنے کا منصوبہ

جلسہ سالانہ یو۔کے 1989ء کے دوسرے روز کے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دنیا کے مزید ممالک میں پرنٹنگ پریس قائم کرنے کے منصوبہ کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا:

اسلام آباد (یوکے) کے پریس کے بعد ہم مختلف ممالک میں مزید پریس قائم کر رہے ہیں چنانچہ افریقہ کے بہت سے ممالک میں ضروری آلات بھجوائے جا چکے ہیں جبکہ یورپ کے متعدد ممالک میں بھی اگر اللہ نے چاہا تو ہم جلد پریس قائم کر لیں گے۔ان پریسوں کے قیام کے بعد احمدی لٹریچر کی نئی نسل بکثرت تیار ہو کر دنیا میں پھیلے گی۔

(روزنامہ الفضل ہفتہ،19 اگست 1989ء جلد 74/39 شمارہ نمبر 187)

جلسہ سالانہ برطانیہ 1990ء سے دوسرے روز کا خطاب

’’14 نئے جماعتی اخبار و جرائد جاری کئے گئے۔اسی طرح افریقہ کے پانچ ممالک میں جدید ترین پریس تعمیر کئے جا رہے ہیں جہاں سے آزاد اخبارات کا اجراء کیا جائے گا‘‘۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 21 اگست 1990ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ 98ء کے دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب

پریس اور چھاپہ خانے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی معانی سے پر یہ بات فرمائی تھی کہ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ، عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَ عِلْمُ الْاَبْدَانِ یعنی علم تو دو ہی ہیں، ایک دین کا علم اور دوسرا ابدان کا علم۔حضرت صاحب نے فرمایا ہمارے سارے کام انہی دو علوم کے حصول کے گرد گھومتے ہیں۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب میں پریس اور چھاپہ خانے کی بات کرتا ہوں تو میری مراد ان پریس اور چھاپہ خانوں سے نہیں ہوتی جو قادیان اور پاکستان میں عرصہ دراز سے قائم ہیں۔بلکہ میرے ذکر سے مراد ان کے علاوہ وہ چھاپہ خانے ہیں جن میں نئی مشینیں نصب ہوتی ہیں اور جدید ذرائع سے کام ہوتا ہے۔یہ جو نئے پریس ہیں یہ ہمارے مرکزی پریس انگلستان والے رقیم پریس کی شاخیں ہیں۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کام ملک مظفر احمد صاحب کے سپرد ہے اور وہ اس کام کو اور جگہوں پر بھی پھیلا رہے ہیں۔حضرت صاحب نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے اور میں ان کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے یہ کام انجام دیا ہے۔یہ جہاں جماعتی لٹریچر شائع کرتے ہیں وہاں دیگر پریسوں سے بھی رابطہ کر کے استفادہ کرتے ہیں۔اس سے دن بدن ان کا کام زیادہ نتیجہ خیز ہوتا جاتا ہے۔یہ جماعتی کتب کے علاوہ دیگر کتب بھی شائع کرتے ہیں۔افریقہ میں حکومتی لٹریچر اور دیگر تنظیموں کی طرف سے لٹریچر بھی شائع کرتے ہیں۔یہ پریس ہمسایہ ممالک کی ضروریات بھی پوری کرتے ہیں مثلاً غانا کا پریس ارد گرد کے ممالک کی ضروریات کا کفیل ہے۔حضرت صاحب نے یہ اہم بات بیان فرمائی کہ اس بات سے یہ مطلب نہ سمجھیں کہ ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں ضرورتیں تو دن بدن بڑھ رہی ہیں۔میری تمام دنیا کی جماعتوں کو ہدایت ہے کہ جہاں ان کو ضرورت ہو وہ اپنی ضرورت کا لٹریچر فوری شائع کریں۔اس ہدایت پر ہر جگہ عمل ہو رہا ہے اور بعض جگہ ایسی جماعتوں کی مال سے مدد کی جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2000ء دوسرے روز کا خطاب

احمدیہ چھاپہ خانوں کا ذکر

رقیم پریس اسلام آباد کے انچارج ملک مظفر احمد صاحب کی نگرانی میں افریقن ممالک غانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور تنزانیہ میں ہمارے چھاپہ خانوں کی حالت دن بدن معیاری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ان تمام چھاپہ خانوں کو گزشتہ سالوں میں جدید مشینوں کے ساتھ آراستہ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ پرنٹنگ کے متعلق خام مال جو مغربی ممالک والے کئی گنا زائد قیمتوں میں فروخت کرتے ہیں ان کو نہایت سستا لیکن بہت اچھی حالت میں لے کر بھجوایا گیا۔اور حکومت کے باقاعدہ پریس ہونے کے باوجود وہ ہمارے معیار کو دیکھتے ہوئے اپنا لٹریچر جو حکومت شائع کرواتی ہے ہمارے پریسوں سے شائع کروا رہی ہے۔

☆رقیم پریس اسلام آباد سے 2لاکھ 31ہزار کی تعداد میں کتب و جرائد شائع ہو چکے ہیں۔

☆افریقہ کے احمدیہ چھاپہ خانوں میں سے ایک لاکھ 82ہزار تین صد کتب و رسالے شائع ہو چکے ہیں۔

☆ان چھاپہ خانوں کے ذریعہ ہمسایہ ممالک کی ضروریات بھی پوری کی جا رہی ہیں۔

(مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل یکم تا7 ستمبر 2000ء)

2002-2003ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ، احمدیہ پریس

احمدیہ چھاپہ خانوں کا ذکر بھی کر دوں۔رقیم پریس اسلام آباد کی زیر نگرانی افریقن ممالک گھانا، نائجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور تنزانیہ میں ہمارے پریس کی حالت دن بدن زیادہ معیاری ہو رہی ہے۔اور گزشتہ سال دو ممالک سینیگال اور کینیا کو چھوٹی ڈیجیٹل پرنٹنگ مشینیں بھجوائی گئیں جو نہایت کامیابی سے کام کر رہی ہیں اور بڑا فائدہ ہو رہا ہے ان کو۔

رقیم پریس اسلام آباد سے اس دفعہ 2,29,100 کی تعداد میں کتب اور جرائد شائع ہوئے اور افریقہ کے مختلف پریسوں میں سے کتب و جرائد کی تعداد دو لاکھ ستر ہزار ہے۔گزشتہ سالوں میں 220 ٹن پرنٹنگ کا سامان گیارہ کنٹینرز کے ذریعہ سے افریقہ بھجوایا گیا۔

گیمبیا میں ہمارے پریس نے رنگین طباعت کے لئے ضروری آلات خرید کر اس پر کام شروع کیا ہے۔یہاں جماعت کی مخالفت بھی ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے گیمبیا میں صرف ہمارے پریس میں یہ سہولت دستیاب ہے اور اب پرنٹرز کو ہمسایہ ملک سینیگال میں اس کام کے لئے نہیں جانا پڑتا اور اب لوگ ہمارے پریس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔اور گیمبیا کے پریس کی عمدہ کارکردگی کو حکومتی افسران نے بھی سراہا ہے۔تو پریس یونین کے چیئرمین نے ایک تقریب میں کہا کہ احمدیہ پرنٹنگ پریس گیمبیا میں ایک نہایت اعلیٰ پرنٹنگ ادارہ ہے جس کی وجہ سے ہمارا پرنٹ میڈیا بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء دوسرے روز کا خطاب فرمودہ 26 جولائی 2003ء، مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 11 جنوری 2013ء)

2003-2004ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ، رقیم پریس

پھر جماعت کا جو رقیم پریس ہے۔ ان کی ٹیم بھی اور ان کی آگے مختلف ممالک میں جو برانچیں بھی ہیں وہ اللہ کے فضل سے بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور تنزانیہ میں تو اب کام اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ وہ عمارتیں جہاں یہ لگایا گیا تھا، عارضی طور پہ انتظام کیا گیا تھا، چھوٹی پڑ رہی ہیں۔ تنزانیہ اور گھانا میں پریس کی نئی عمارتوں کی تعمیر شروع بھی ہو چکی ہے۔

رقیم پریس اسلام آباد سے اس دفعہ 2لاکھ 10ہزار سے اوپر کتابیں اور پمفلٹس شائع ہوئے ہیں۔ اور افریقہ کے مختلف پریسوں سے بھی دو لاکھ اکہتر ہزار کے قریب کتابیں اور پمفلٹ، رسالے وغیرہ شامل کر کے شائع ہوئے۔

پھر آئیوری کوسٹ کا پریس ہے یہاں بھی اللہ کے فضل سے ایک مستقل کام ہو رہا ہے۔ یہاں سے Review of Religions جو فرنچ میں ہے وہ چھپتا ہے اور پھر افریقن ملکوں سے ہی افریقہ کے جو مختلف فرانکو فون ملک ہیں وہاں بھجوایا جاتا ہے۔

سرکاری طور پر ہمارے پریس کو بعض دفعہ کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ وزیر داخلہ تنزانیہ نے افریقہ ممالک کے وزراء کی ایک میٹنگ کے لئے کوئی ضروری رپورٹ کتابی صورت میں پرنٹ کروانی تھی۔ جو کسی وجہ سے طبع نہیں ہو سکی۔ تو میٹنگ سے صرف ایک روز پہلے انہوں نے مختلف پریسوں سے پوچھا، گورنمنٹ کے پریس کو بھی کہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ آخر وہ جماعت کے پاس آئے اور جماعت نے کہا ٹھیک ہے ہم شائع کر دیتے ہیں اور راتوں رات انہوں نے وہ شائع کر کے پیش کر دیا، وہ حیران رہ گئے۔ ان کو یہ پتہ نہیں کہ جماعت کے آدمی جب کسی کام میں جت جائیں اور ارادہ کر لیں تو ایسی ٹریننگ ہے کہ وہ تو پھر نہ رات دیکھتے ہیں نہ دن۔ کر ہی دیتے ہیں۔ دوسرے اتنی قربانی نہیں کر سکتے۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء دوسرے روز کا خطاب فرمودہ 31جولائی 2004ء، مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 28جون 2013ء)

2005-2006ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ، رقیم پریس و افریقن ممالک کے پریس

رقیم پریس جو یہاں کام کر رہا ہے۔ اس کے تحت افریقہ کے چھ ممالک گھانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا میں ہمارے پریس کام کر رہے ہیں۔ جن میں بے تحاشا کام ہو رہا ہے۔ دو نئے پریس بھی اس سال لگانے کے لئے یہاں سے مشینیں بھجوا دی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک بورکینافاسو میں، جہاں پہ فرنچ زبان بولی جاتی ہے۔ اور دوسرا کینیا میں۔ ان شاء اللہ یہ بھی جلد کام شروع کر دیں گے۔ اس طرح یہ جو اشاعت لٹریچر کا کام ہے جو مسیح و مہدی کا ایک اہم کام ہے۔ اس کے تحت اب یہ آٹھ چھاپہ خانے یا پریس ہو جائیں گے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی لگیں گے۔ گھانا میں پریس کی ایک نئی بلڈنگ بن رہی ہے۔ اسی طرح تنزانیہ، گیمبیا وغیرہ میں بھی۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء دوسرے روز کا خطاب فرمودہ 29جولائی 2006ء، مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل یکم مارچ 2013ء)

2006-2007ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ، رقیم پریس

رقیم پریس یہاں بھی ہے اور افریقن ممالک میں بھی اسی نام سے چل رہا ہے۔ 8ممالک میں یہ پریس اب قائم ہو چکا ہے اور یو کے کے پریس کی نگرانی میں چلتے ہیں۔ غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور بورکینافاسو۔ اس جگہ ابھی بن رہا ہے باقی جگہ شروع ہے۔ اور اللہ کے فضل سے جماعتی کتب اور لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ”لوگ بھی چھاپہ خانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن ان کے اغراض دنیوی اور ناپائیدار ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے معاملات دینی ہیں۔ اس واسطے یہ چھاپے خانے جو اس زمانہ کے عجائبات ہیں در اصل ہمارے ہی خادم ہیں“۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ366 مطبوعہ انگلستان)

تو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہمارے چھاپے خانے جو مختلف جگہ چل رہے ہیں اور بورکینافاسو میں نیا شروع ہوا ہے۔ اس کا نام نور الاسلام پرنٹنگ پریس رکھا گیا ہے۔ وہاں کا معیار اتنا اعلیٰ ہے کہ بعض دوسری کمپنیوں نے پرائیویٹ طور پر بھی کام کروانا شروع کر دیا ہے۔ ایئر فرانس (Air France) جو فرانس کی Airline کمپنی ہے اس کی کمپنی کے ڈائریکٹر نے جماعت کے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ اگر بورکینافاسو میں اس معیار کی طباعت ہو سکتی ہے تو ہمیں آئندہ سے اپنے طباعت کے کاموں کے لئے پیرس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اب اللہ کے فضل سے وہ اپنے کام جماعت کے پریس سے کروا رہے ہیں اور اس سے پھر مزید رابطے بھی بڑھتے ہیں۔ التقویٰ اور Review of Religions بھی فرنچ میں وہاں سے شائع ہو رہا ہے۔

گھانا پرنٹنگ پریس کی نئی عمارت وہاں بن گئی ہے اور نئی مشینری لگ گئی ہے۔ گیمبیا میں پریس کام کر رہا ہے۔ سیرالیون میں پریس ہے جیسا کہ میں نے بتایا۔ یونیسیف (UNICEF) نے وہاں سیرالیون میں بچوں کی بہت ساری کتابیں ہمارے پریس سے چھپوائی ہیں۔ آئیوری کوسٹ کا پریس بھی ماشاء اللہ باوجود ملکی حالات کے بڑی عمدگی سے چل رہا ہے۔ ریویو آف ریلیجنز فرنچ میں وہاں بھی شائع ہوتا ہے۔

آبی جان کا ایک بڑا دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک بڑے نجی پرنٹنگ پریس کے مالک جو عیسائی ہیں، Mr. Lamtheirno ان کا نام ہے (اگر میں صحیح پڑھ رہا ہوں۔ بہر حال) اپنے کسی کام کے سلسلہ میں ہمارے پریس میں آئے۔ اس وقت ہمارے پریس میں کتاب Where did Jesus die? کا فرنچ ترجمہ چھپ رہا تھا۔ اس کا ابتدائی کام ہو رہا تھا۔ انہوں نے اس مضمون پر سرسری نظر ڈالی اور پھر مسودہ کا مطالعہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور پورا پڑھا۔ پھر کہنے لگے آپ جو کاغذ استعمال کر رہے ہیں صرف اس کا خرچ دیں، باقی سارا خرچ میں دیتا ہوں۔ اور اپنی خوشی سے یہ کہا کہ میں پانچ ہزار کی تعداد میں اپنی طرف سے یہ شائع کروانا چاہتا ہوں اور اپنے دوستوں میں، عیسائیوں میں یہ بانٹنا چاہتا ہوں۔

نائیجیریا کے پریس میں بھی ترقی ہوئی ہے۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء دوسرے روز کا خطاب فرمودہ 28جولائی 2007ء، مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 22نومبر 2013ء)

نیروبی (کینیا، مشرقی افریقہ) میں الرقیم پریس (کینیا) کے افتتاح کی بابرکت تقریب

(رپورٹ فہیم احمد کھن۔ مبلغ سلسلہ کینیا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کینیا 2005ء کے ثمرات جماعت احمدیہ کینیا اب تک سمیٹ رہی ہے اور ایک کے بعد دوسرا مبارک پھل گود میں گرتا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی کینیا میں احمدیہ پریس کا قیام ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ کے دوران جماعتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ازراہ شفقت کینیا میں پریس لگانے کا ارشاد فرمایا۔ اس پر کام تو اسی وقت شروع کر دیا گیا تھا۔ مشینوں کا حصول، عمارت کی تعمیر، سرکاری اجازت ناموں کے حصول پر کام ہوتا رہا۔ بالآخر 25 نومبر 2007ء کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پریس کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہوا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس پریس کا نام ”الرقیم پریس“ عطا فرمایا ہے۔ پریس کی تعمیر کے لئے نیروبی مشن ہاؤس سے ملحقہ پلاٹ کا انتخاب کیا گیا اور پریس کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک خوبصورت عمارت تعمیر کی گئی۔

افتتاحی تقریب میں مہمان خصوصی مرکزی نمائندہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب انچارج الرقیم پریس لندن تھے۔ آپ نے یادگار تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ مکرم ملک صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت کینیا کو پریس کی تکمیل پر مبارکباد پیش کی اور اس پریس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس موقعہ پر پریس میں چھاپی گئی نماز ترجمہ، دینی معلومات اور دیگر جماعتی کتب کے نمونے بھی نمائش کے لئے رکھے گئے۔ اور کینیا جماعت کے علمی، تعلیمی و تربیتی رسالے کا پہلا شمارہ بھی شائع کر کے احباب میں تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر 150 سے زائد احباب شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پریس کو جماعت کے لئے اور خاص طور پر کینیا کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 11جنوری 2008ء تا 17جنوری 2008ء)

(جاری ہے)

امتہ القیوم انجم۔ کیگری کینیڈا

رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی

خلیفہٴ وقت کی دعا اور احیائے موتٰی کا اعجاز

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو اسلام کے احیائے نو اور اسے تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تو آپ علیہ السلام کی صداقت دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اپنے بے شمار نشانوں اور تائیدات سے بھی نوازا چنانچہ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہاں روحانی مُردوں کو جِلا بخشی اور زندہ خدا سے انکا تعلق قائم کیا وہاں کئی جسمانی بیمار بھی آپ کی دعاؤں کے طفیل صحت یاب ہوئے اور یہ سلسلہ آج بھی آپ کے خلفائے کرام کے ذریعے جاری و ساری ہے۔

2009ء کی بات ہے کہ میرے والدِ محترم لطیف احمد شاہد کاہلوں ایک واقفِ زندگی کی حیثیت سے بطور ناظم تشخیص جائیداد موصیان ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ اس سال جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کی خواہش رکھتے تھے مگر جلسہ کے انعقاد سے چند ماہ قبل مختلف بیماریوں نے آپ پر ایک کے بعد دوسرا حملہ اس طرح کرنا شروع کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے یوکے جلسہ میں شرکت تو کیا بستر پر کروٹ لینا بھی دوبھر ہو گیا۔ بیماری کی شدّت کا اندازہ کر کے میرے دو بھائی اور ایک بہن سخت گرمی کے موسم میں کینیڈا اور ناروے سے ربوہ پہنچے۔ ہم نے انتہائی پریشانی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بیماری کی تشویشناک صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے ابا جان کی صحت کے متعلق دعا کے لئے خطوط ارسال کئے۔

پیارے آقا کی طرف سے بہت ہی پیارے اور حوصلہ افزا جوابات موصول ہوئے۔ میرے بھائی مکرم شاہد محمود کاہلوں مربی سلسلہ ناروے کے نام خط میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا:

”اللہ بیماری کو جڑ سے اکھاڑ دے اور معجزانہ شفا عطا فرمائے“

جبکہ میرے نام خط میں یہ دعائیہ الفاظ تھے:

” اللہ فضل کرے۔۔۔آپ کے ابا جان کو صحت و تندرستی عطا کرے۔۔۔۔ اللہ یوکے جلسہ میں شمولیت کی توفیق عطا کرے“

بظاہر اس معجزہ کے رونما ہونے کے کوئی آثار نظر نہ آتے تھے۔ ڈاکٹرز کی رپورٹ کے مطابق بیماری ایک نہیں زیادہ تھیں اور ان کا کہنا تھا کہ جب ہم ایک بیماری کو کنٹرول کرتے ہیں تو دوسری عود کر آتی ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ آنے والا کل کیسا ہو گا اس لئے آپ کسی بھی صورت حال کے لئے تیار رہیں گویا زندگی کی امید تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی مگر خدا تعالیٰ جو نہایت مہربان۔ مجیب الدعوات اور اپنے مقرر کردہ خلیفہ کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول کر کے مومنوں کے دلوں کی ڈھارس بندھاتا ہے اس نے ان دعاؤں کو سنا اور خلیفہٴ وقت کی طرف سے پہنچنے والے الفاظ فوراً ہی ”کُنْ فَیَکُوْنُ“ کے معجزے میں ڈھلنے شروع ہو گئے۔ اباجان کو چند ہی ہفتوں میں اس قدر صحت ہوئی کہ اچانک عید پر جانے کے قابل ہو گئے آپ مسجد مبارک ربوہ میں عید کی نماز پڑھنے گئے اور پیچھے کرسیوں والی جگہ پر بیٹھ کر نمازِ عید کی ادائیگی کی۔ آپ کو اس طرح صحت کی حالت میں دیکھ کر بہت سے لوگ سلام کرنے اور عید مبارک کہنے لگے۔ ایک بات جو اس موقع پر تقریباً ہر ملنے والے کے منہ سے نکلی وہ یہ تھی کہ ”یہ تو کوئی معجزہ ہی ہے“ گویا ہر کہنے والا یہ پیغام دے رہا تھا کہ یقیناً یہ ”خلیفہٴ وقت کی دعا کا اعجاز ہے۔“

مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل صرف اس مختصر شفا تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس شافئ مطلق نے میرے والدِ محترم کو صحت عطا کرنے کے بعد دس سال کی زندگی عطا کی جس میں خلیفہٴ وقت کی دعاؤں کے طفیل آپ کو جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کی توفیق بھی ملی۔ لندن، ناروے کی سیر کے علاوہ سپین کی ان بلند و بالا عمارات کو جو مسلمانوں کے وہاں عروج کی عکاسی کر رہی ہیں کو دیکھنے کا موقع بھی ملا۔ لندن میں میری ایک کزن کی شادی کے موقع پر اس میز پر کھانا کھانے کی خوش قسمتی بھی آپ کے حصے میں آئی جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس تشریف فرما تھے اور آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر کھانا تناول فرمایا۔ میرے والد محترم نے اپنی معجزانہ صحت اور زندگی ملنے کے آخری پانچ سال اپنے بچوں کے ساتھ پیس ولیج کینیڈا میں گزارے اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی 2016ء میں کینیڈا تشریف آوری پر عاشقانِ احمدیت کے جمِ غفیر کی قطار میں کھڑے ہو کر امامِ وقت کو اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَباً کہا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیفہٴ وقت سے ملاقات کی توفیق بھی اس دورے کے دوران عطا فرمائی اور پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی صحت کے بارے میں حوصلہ مند الفاظ سن کر محظوظ بھی ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ہم خلافت سے اپنے مضبوط تعلق میں بڑھنے والے ہوں۔ خلافت کی دولت سے مستفید ہونے والے، خلافت کی دعاؤں سے بھرپور حصہ لینے والے اور اس کے سلطانِ نصیر بننے والے ہوں۔ آمین

رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ نمائندہ الفضل آن لائن گھانا

”اوسے ناسے“ گھانا کے یتیم خانہ کے لئے عطیات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ یکم اگست 2021ء کو اکیم اوڈاں زون کے مقام اوسے ناسے (Osenase) کے یتیم خانہ میں شعبہ خدمت خلق کے تحت عطیہ جمع کرانے کا انتظام کیا گیا۔ یہ یتیم خانہ گھانا کے ایسٹرن ریجن کے شہر اسامنکسی کے قریب واقع ہے۔ اس یتیم خانہ میں 20 بچے ہیں جن میں سے 3 یونیورسٹی میں، 2 ووکیشنل اداروں میں، 4 سیکنڈری سکول میں جبکہ باقی بچے پرائمری سکول کی مختلف کلاسوں میں پڑھتے ہیں۔

جماعتی وفد (جو کہ زونل عاملہ کے بعض ممبران اور زونل مشنری صاحب پر مشتمل تھا) نے جمع شدہ عطیات اور تحائف یتیم خانہ کی انتظامیہ کو دیئے۔ ان تحائف میں اشیائے خورونوش مثلاً چاولوں کے تھیلے، کوکنگ آئل اور مشروبات شامل ہیں۔ ان کے علاوہ جوتوں کے جوڑے، صابن وغیرہ، ہینڈ سینیٹائزرز اور ٹشو پیپرز بھی ان کو دیئے گئے۔ اس کے علاوہ ریویو آف ریلیجنز کے بعض شمارے بھی ان کو دیئے گئے۔ مزید برآں ایک ہزار گھانا سیڈی نقد بھی بطور عطیہ دیا گیا۔

یہی تحائف اور عطیات دینے کے بعد ناظم صاحب خدمت خلق، قائد علاقہ اور زونل مشنری صاحب نے بچوں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیشہ عاجزی و انکساری سے زندگی گزارنی چاہیے اور بڑوں کے تابع فرمان رہنا چاہیے۔ اس کے علاوہ انہوں نے یتیم خانہ کی انتظامیہ کی بھی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور ان کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یتیم خانہ چلانا نہایت مشکل ہے تاہم بچوں کے ساتھ ہمیشہ صبر و حوصلہ کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے۔ اس چیز کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہیے کہ یہ کام کرنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمتیں کے وارث بنتے ہیں۔

یتیم خانہ کی انتظامیہ نے عطیات اور تحائف کی وصولی پر جماعتی وفد کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اور یہ خواہش کی آئندہ بھی اس طرح کے نیک اقدامات میں اس یتیم خانہ کو یاد رکھا جائے گا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا اپنے فضل سے جزاء خیر عطاء فرمائے اور آئندہ بھی ایسی بے لوث نیکیاں کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

اعلانِ نکاح

مکرم عدنان ہاشمی کینیا سے اعلان کرواتے ہیں:

عزیزہ باسمہ طارق صاحبہ بنت مولانا طارق محمود ظفر صاحب، امیر و مبلغ انچارج، کینیا کا نکاح عزیزم ڈاکٹر سعد کرامت صاحب ابن مکرم ناصر کرامت صاحب آف لاس اینجلس، امریکہ مؤرخہ 20 اکتوبر، 2021ء کو بمقام احمدیہ مسلم مشن، نیروبی، کینیا میں پڑھا گیا۔

یہ نکاح مکرم مولانا ملک بشارت احمد مبلغ سلسلہ، نیروبی ریجن نے پڑھایا۔

احبابِ جماعت سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ ہر دو خاندان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو، نیز اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے تمام دینی و دنیاوی حسنات سے نوازے۔ آمین

(ادارہ الفضل کی طرف سے طرفین مبارکباد قبول کریں)

”ربوہ، ربوہ ای اے!“

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل آن لائن

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

”ربوہ،ربوہ ای اے“ آپ نے لکھ کر دل ودماغ کے تار ہلا دئے۔ ربوہ کا نام ہی لکھا جائے تو یادوں کے چراغ جل جاتے ہیں،جس طرح آپ نے نقشہ کشی فرمائی ہے وہ ہم سب ربوہ والوں کی ایک ہی کہانی ہے۔ اور آپ نے سب کے دل کی کہانی خود ہی لکھ دی ہے۔ پھر بھی کچھ ایسی یادیں ہے جو سب کی اپنی اپنی ہیں۔کچھ لکھتی ہوں۔

جب ایک بار میں اور میری اُمی جان حضرت مولانا غلام رسول راجیکی کے گھر دعا کی درخواست کے لئے گئے۔ اُن کے گھر سے واپسی کے لئے جیسے ہی قدم باہر رکھا تو شدید قسم کی آندھی نے ہمیں گھیر لیا اور ہم نے دارالرحمت سے دارالبرکات جامعہ کے سامنے تک پیدل چل کر آنا تھا۔ ہمارا چلنا ناممکن ہوگیا میری اُمی جان نے میرا ہاتھ زور سے پکڑا ہوا تھا پھر بھی ہاتھ میں۔ ہم چل ہی نہیں سکتے تھے ایسے تھا کہ ہم ہوا کے ساتھ اُڑ ہی جائیں گے ہم ماں بیٹی ایک دوسرے کو بھی نہیں دیکھ سکتی تھیں اُن دنوں نہ کوئی درخت تھا اور نہ بہت بڑی آبادی ہم گھٹنوں کے بل گھیسٹ گھیسٹ کر چل رہے تھے ہمارے ہاتھ پاؤں اور گھٹنے زخمی ہو گئے آدھے راستہ کے بعد شدید بارش ہوگئی ہم دُھلے نہیں بلکہ مٹی اور کیچڑ سے حالوں بے حال ہو گئے اور بہت ہی مشکل سے گھر پہنچے۔

ہمیشہ جب بھی کوئی مبلغ سلسلہ ٹرین سے آتے یا جاتے تو ربوہ کے لوگ نعروں سے خدا حافظ کرتے اور نعروں سے ہی خوش آمدید کہتے اور ربوہ کے مرد اور بچے سب اسٹیشن پر پہنچ جاتے ایسے ہی ایک بار میرا چھوٹا بھائی جو اُس وقت آٹھ یا نو سال کا ہوگا اسٹیشن پہنچ گیا اور ساتھ ہی وہی ڈرانے والی اندھیرے گھپ والی آندھی آ گئی، بھائی بہت چھوٹا تھا اُمی جان اور ہم اپنے بھائی کے لئے بے حد فکر مند تھے، ہمسائیوں کے ساتھ بہن بھائیوں والا ہی رشتہ تھا وہ اُسی خوفناک آندھی میں ڈھونڈنے نکل کھڑے ہوئے آخر بھائی کو خالہ جی کے گھر سے ڈھونڈ نکالا۔

کچے گھروں کی چھتیں جو بارش کے بعد بھی کئی دن تک ٹپکتی رہتی تھیں۔ ایک بار تو ہمارے کچے گھر کی چھت کی حالت ایسی ہوگئی کہ ہمیں کچھ دن کے لئے اپنا گھر چھوڑ کر اپنے ماموں جان کے گھر گزارنے پڑے۔ تسلے بھر بھر چھتوں پر مٹی ڈالنا بھی یاد ہے ہماری اُمی جان چھت پر اور ہم تسلے بھر بھر کر سیڑھی سے اُوپر لے کر جاتے۔ کالی پیلی آندھیوں سے ڈر لگتا، کالے کالے بادل دیکھ کر ہماری اُمی جان کو خطرے کا اندازہ ہو جاتا تھا ایک بہن بھاگ بھاگ مرغیوں کو ڈربوں میں بند کرتیں، دوسری بہن بستر اور چارپائیاں اندر لے جانے کی کوشش کرتیں جو اکثر بارش کی لپیٹ میں آجاتے۔

جب میرے چھوٹے بہن بھائی باہر سے چھوٹا سا کیکر کا پودا لے کر آئے اور ہم نے اپنے آنگن میں لگایا پھر ہم اس کے پاس وضو کرتے تا کہ پانی اُس کو ملتا رہے، ہم نے یہ بھی کیا کہ جب ماشکی سے میٹھا پانی پورا نہیں ہوتا تھا ہم سب مل کر سروں پر مٹکے بھر بھر دارالرحمت سے پانی لاتے تھے۔

رمضان شریف کی رونقوں کے بارے میں کیا کہوں۔ سحری کو اُمی جان کی آوازیں (کڑیو) اُٹھ جاؤ سحری کا وقت ہوگیا اے۔ روزہ رکھنے کے بعد مسجد مبارک کی طرف دوڑ نماز کے بعد سیدھے بہشتی مقبرہ میں بزرگوں کے مزاروں پر دعائیں کرنے کا مزا ہی کچھ اور تھا۔ واپسی پر ہم گھر آ جاتے اُمی جان افطاری کے لئے شاپنگ کر کے گھر آ تیں۔ گھر آ کر ظہر کی نماز کی تیاری اور مسجد مبارک درس، درس کے بعد نماز پڑھتے ہی بھاگم بھاگ گھر افطاری کی تیاری ہماری امی ہمیشہ ایک دو لوگوں کو روزے رکھواتی تھیں اور افطاری بھی کروانی ہوتی تھی اس کے لئے وقت سے پہلے سب کام کرنے ہوتے تھے تا کہ وقت پر سب کام ہو جائیں۔ بہت یادیں ہیں دل بھر جاتا ہے جب سوچوں میں ربوہ آ تا ہے۔ مجھے ربوہ چھوڑے ہوئے 57 برس ہو گئے ہیں مگر خوابوں اور خیالوں میں ربوہ کی یاد کبھی کم نہیں ہوئی اکثر خواب میں ربوہ والا گھر ہی آتا ہے جہاں میں نے اپنی اُمی بہنوں اور بھائی کے ساتھ وقت گزارا ہوا ہے۔ (میرے اباجان زیادہ تر ملک سے باہر رہے گھر میں ہم چاروں بہنیں اور چھوٹا بھائی اُمی جان کی شفقت کے پروں تلے ہی رہے) بہت یاد آتی ہیں ربوہ کی چاندنی تاروں بھری راتیں۔ دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ ہمارے ربوہ کے باسیوں کو وہی سُکھ وسکون سے بھری راتیں اور دن نصیب ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے پیاروں کو ہر دُکھ اور تکلیف پریشانی سے بچائے رکھے۔ آمین ثم آمین

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو
ربوہ کو پہنچتی رہیں کعبہ کی دُعائیں

صفیہ بشیر سامی۔ لندن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: واصف شہزاد ۔ نمائندہ الفضل آن لائن مالی

فضل عمر تربیتی کلاس مالی

حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی" اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے خدام الاحمدیہ مالی ہر سال رخصت کے دوران ایسے خدام کی تربیت کے لئے جنھوں نے میٹرک یا انٹر کا امتحان پاس کیا ہو ، تربیتی کلاس کا انعقاد کرتی ہے گذشتہ سال Covid19 کے باعث اس کا انعقاد ممکن نہ ہوسکا ۔ مگر محض خدا تعالیٰ کے فضل ورحم سے امسال مورخہ 06 اکتوبر تا 17 اکتوبر 2021ء بمقام مسجد مبارک باماکو میں خدام الاحمدیہ مالی کو فضل عمر تربیتی کلاس کے آٹھویں ایڈیشن کی سعادت نصیب ہوئی۔

Covid 19 کی پابندیوں کے باعث شاملین کلاس کو محدود کرنے کے لئے ہر ریجن کو ایک کوٹہ دیا گیا، آٹھویں ایڈیشن آف فضل عمر تربیتی کلاس میں ملک بھر کے 19 ریجنز سے کُل 41 طلباء نے شرکت کی۔ تربیتی کلاس کے دوران پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ نماز تہجد اور نماز فجر اور عشاء کے بعد درس القرآن اور درس کتب حضرت مسیح موعودؑ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ دوران کلاس طلباء کی تربیت کے لیے ورزشی اور تعلیمی پروگرام مرتب کئے گئے، تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لیے ایک نصاب ترتیب دیا گیا۔ جس میں طلباء کو درج ذیل عناوین پڑھائے گئے قرآن کریم کا تعارف، سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعودؑ، کتب حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف، جماعتی نظام (نظام خلافت) کا تعارف، جماعتی چندہ جات کا تعارف، فقہ احمدیہ اور اختلافی مسائل اور ان کے جوابات۔ تعلیمی پروگرامز کے ساتھ ساتھ ہر روز طلباء کے لئے ورزشی پروگرامز کا بھی اہتمام کیا گیا۔

پروگرام کا باقاعدہ اختتام مورخہ 17 اکتوبر کو ایک پروقار تقریب کے ساتھ ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم امیر ومشنری انچارج مالی ظفر احمد بٹ صاحب تھے، اس تقریب میں طلباء اور اساتذہ کے ساتھ ساتھ مالی کے تمام ریجنل مربیان کو بھی مدعو کیا گیا۔ دوران تقریب مہمان خصوصی نے شرکاء میں اسناد تقسیم کیں پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات بھی دے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تربیتی کلاس کے دورس اثرات مرتب فرمائے۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

خلیفۂ وقت کے تمام پروگرامز دیکھا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ ہر جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔ اور دیگر ایسے پروگرامز بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے جیسا کہ غیرمسلموں سے خطابات ہیں، جلسہ پر کی جانے والی میری تقریریں ہیں یا دیگر مجالس وغیرہ۔ ان پروگرامز کو دیکھنا ان شاء اللہ آپ لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا اور اسی مقصد سے آپ لوگوں کو یہ پروگرام دیکھنے چاہئیں۔‘‘

(اردو ترجمہ از اختتامی خطاب مجلس شوریٰ یو کے 16 جون 2013ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن)

(’’سوشل میڈیا‘‘ صفحہ 116)

سعیدہ خانم۔ سیسکاٹون کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

17 نومبر 2021ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:13	17:38
مدینہ منورہ	05:18	17:34
قادیان	05:34	17:28
ربوہ	05:14	17:08
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:54	16:12